

(۲۴۱)

مظلوم کے ظالم پر قابو پانے کا دن اس دن سے کہیں زیادہ سخت ہو گا جس میں ظالم مظلوم کے خلاف اپنی طاقت دکھاتا ہے۔

(۲۴۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَوْمُ الْمَظْلُومِ عَلَى الظَّالِمِ أَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُومِ.

دنیا میں ظلم سہہ لینا آسان ہے، مگر آخرت میں اس کی سزا بھگتنا آسان نہیں ہے۔ کیونکہ ظلم سہنے کا عرصہ زندگی بھر کیوں نہ ہو پھر بھی محدود ہے اور ظلم کی پاداش جہنم ہے، جس کا سب سے زیادہ ہولناک پہلو یہ ہے کہ وہاں زندگی ختم نہ ہوگی کہ موت دوزخ کے عذاب سے بچالے جائے۔ چنانچہ ایک ظالم اگر کسی کو قتل کر دیتا ہے تو قتل کے ساتھ ظلم کی حد بھی ختم ہو جائے گی اور اب اس کی گنجائش نہ ہوگی کہ اس پر مزید ظلم کیا جاسکے، مگر اس کی سزا یہ ہے کہ اسے ہمیشہ کیلئے دوزخ میں ڈالا جائے کہ جہاں وہ اپنے کئے کی سزا بھگتا رہے۔

پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد

در گردن او بماند و بر ما بگذشت

☆☆☆☆☆

(۲۴۲)

اللہ سے کچھ تو ڈرو! چاہے وہ کم ہی ہو، اور اپنے اور اللہ کے درمیان کچھ تو پردہ رکھو! چاہے وہ باریک ہی سا ہو۔

(۲۴۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِتَّقِ اللَّهَ بَعْضَ التَّقَى وَ إِنْ قَلَّ، وَ اجْعَلْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللَّهِ سِتْرًا وَ إِنْ رَقَّ.

(۲۴۳)

جب (ایک سوال کیلئے) جوابات کی بہتات ہو جائے تو صحیح بات چھپ جایا کرتی ہے۔

(۲۴۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا أزدَحَمَ الْجَوَابُ خَفِيَ الصَّوَابُ.

اگر کسی سوال کے جواب میں ہر گوشہ سے آوازیں بلند ہونے لگیں تو ہر جواب نئے سوال کا تقاضا بن کر بحث و جدل کا دروازہ کھول دے گا اور جوں جوں جوابات کی کثرت ہوگی۔ اصل حقیقت کی کھوج اور صحیح جواب کی سراغ رسانی مشکل ہو جائے گی، کیونکہ ہر شخص اپنے جواب کو صحیح تسلیم کرانے کیلئے ادھر ادھر سے دلائل فراہم کرنے کی کوشش کرے گا جس سے سارا معاملہ الجھاؤ میں پڑ جائے گا اور یہ خواب کثرت تعبیر سے خواب پریشان ہو کر رہ جائے گا۔

☆☆☆☆☆

(۲۴۴)

بے شک اللہ تعالیٰ کیلئے ہر نعمت میں ایک حق ہے، تو جو اس حق کو ادا کرتا ہے اللہ اس کیلئے نعمت کو اور بڑھاتا ہے، اور جو کوتاہی کرتا ہے وہ موجودہ نعمت کو بھی خطرہ میں ڈالتا ہے۔

(۲۴۵)

جب مقدرت زیادہ ہو جاتی ہے تو خواہش کم ہو جاتی ہے۔

(۲۴۶)

نعمتوں کے زائل ہونے سے ڈرتے رہو، کیونکہ ہر بے قابو ہو کر نکل جانے والی چیز پلٹا نہیں کرتی۔

(۲۴۷)

جذبہ کرم رابطہ قربت سے زیادہ لطف و مہربانی کا سبب ہوتا ہے۔

(۲۴۸)

جو تم سے حسن ظن رکھے اس کے گمان کو سچا ثابت کرو۔

(۲۴۹)

بہترین عمل وہ ہے جس کے بجالانے پر تمہیں اپنے نفس کو مجبور کرنا پڑے۔

(۲۵۰)

میں نے اللہ سبحانہ کو پہچانا ارادوں کے ٹوٹ جانے، نیتوں کے بدل جانے اور ہمتوں کے پست ہو جانے سے۔

(۲۴۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِنَّ لِلَّهِ فِي كُلِّ نِعْمَةٍ حَقًّا، فَمَنْ آدَاهُ زَادَهُ مِنْهَا، وَ مَنْ قَصَرَ عَنْهُ خَاطَرَ بِزَوَالِ نِعْمَتِهِ.

(۲۴۵) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا كَثُرَتِ الْمُقَدَّرَةُ قَلَّتِ الشَّهْوَةُ.

(۲۴۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِحْذَرُوا نِفَارَ النِّعَمِ، فَمَا كُلُّ شَارِحٍ بِسَرْدُودٍ.

(۲۴۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْكَرَمُ أَعْظَمُ مِنَ الرَّحِمِ.

(۲۴۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ ظَنَّ بِكَ خَيْرًا فَصَدِّقْ ظَنَّهُ.

(۲۴۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ مَا أَكْرَهْتَ نَفْسَكَ عَلَيْهِ.

(۲۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَرَفْتُ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ، وَ حَلِّ الْعُقُودِ، وَ نَقْضِ الْهِمَمِ.

ارادوں کے ٹوٹنے اور ہمتوں کے پست ہونے سے خداوند عالم کی ہمتی پر اس طرح استدلال کیا جاسکتا ہے کہ مثلاً ایک کام کے کرنے کا ارادہ ہوتا ہے، مگر وہ ارادہ فعل سے ہمکنار ہونے سے پہلے ہی بدل جاتا ہے اور اس کی جگہ کوئی اور ارادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ ارادوں کا آدنابدناب اور ان میں تغیر و انقلاب کا رونما ہونا اس کی دلیل ہے کہ ہمارے ارادوں پر ایک بالادست قوت کا فرما ہے جو انہیں عدم سے وجود اور وجود سے عدم میں لانے کی قوت و طاقت رکھتی ہے، اور یہ امر انسان کے احاطہ اختیار سے باہر ہے۔ لہذا اسے اپنے سے مافوق ایک طاقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ جو ارادوں میں رد و بدل کرتی رہتی ہے۔